ملفوظات حضرۃ احمد مسیح الزمان علیہ السلام

سلسلہ کے دیکھو نمبر ۶ جلد ۳ مورخہ ۸ فروری

سے

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف فرماتا ہے قلیل من عبادی الشکور
کہ شکر گذار سمجھدار بندے بہت کم ہوتے ہیں جو کہ حقیقی طور پر قرآن پر چلنے والے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ان کو اپنی محبت اور نور سے عطا کیا ہے وہ خواہ قلیل ہوں مگر اصل میں ہی سواد اعظم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو امت کہا ہے حالانکہ وہ ایک فرد واحد تھے۔ مگر سواد اعظم کے حکم میں ہیں ؂

یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ جو لوگ شرارتوں منصوبوں اور حیلہ بازیوں میں رہتے ہیں ان کا عمل ایک بالشت بھی آسمان پر جا سکے اور وہ ان نیک بندوں کے برابر ہوں جن کی عظمت خدا کی نظر میں ہے۔ عبد اللطیف کی ہی ایک نظیر دیکھ لو کہ بار بار موقعہ ملا کہ جان بچا دے مگر اس نے یہی کہا کہ میں نے حق کو پا لیا اس کے آگے جان کیا شے ہے سو جو دیکھو کیا جھوٹ کے واسطے دیدہ دانستہ کوئی جان جیسی عزیز شے دے سکتا ہے۔

ایک بد نصیبی ان لوگوں کی یہ ہے کہ صحبت آکر نہیں حاصل کرتے اور دور دور رہتے ہیں ان کے اسلام کی مثال ایک تصویر کی مثال ہے کہ اس میں نہ ہڈی ہے نہ گوشت۔ نہ پوست نہ خون۔ نہ روح اور پھر اسے انسان کہا جاتا ہے۔ اپنی کثرت پر ناز کرتے ہیں۔ کتاب اللہ کی عزت نہیں کرتے حالانکہ اس کثرت پر آنحضرت صلعم نے لعنت کی ہے آپ نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ایک اپنا اور ایک مسیح موعود کا۔ اور درمیانی زمانہ کو جس میں ان کی تعداد کروڑوں تک پہونچی اور کثرت ہوئی فیج اعوج کہا ہے۔ پھر اصل میں یہ کثرت بھی نہیں ہر خود ان میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے ہر ایک کا الگ الگ مذہب ہے ایک دوسرے کی تکفیر کر رہا ہے جب یہ حال ہے تو کیا خدا کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنے والا نہ آوے گا۔ خود انہی میں سے ہیں جو مانتے آئے ہیں کہ مسیح اسی امت میں سے ہوگا صحیح حدیثوں میں امامکم منکم موجود ہے سورہ نور میں منکم ہے ؂

معراج میں آپ نے اسرائیلی مسیح کا حلیہ اور دیکھا اور آنے والے کا اور بتلایا پھر کیا یہ مسیح نہیں ہے کہ اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلعم سے پیشتر سب انبیاء فوت ہو چکے ہیں ان تمام نبوتوں کے بعد اور ان کو کیا چاہیئے ؂

۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء

سیر

ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ یہ اسی زمانہ کے لئے ہے کیونکہ اس میں ہلاکت اور عذاب مختلف پیرایوں میں ہو رہے ہیں۔ کہیں طوفان سے کہیں زلزلوں سے۔ کہیں آگ کے لگنے سے اگرچہ اس سے پیشتر بھی یہ سب باتیں دنیا میں ہوتی ہی ہیں مگر آجکل ان کی کثرۃ خوارق عادۃ طور پر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے یہ ایک نشان ہے اس آیت میں طاعون کا نام نہیں ہے صرف ہلاکت کا ذکر ہے خواہ کسی قسم کی ہو۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس قوۃ اور پوری توجہ سے لوگوں نے دنیا اور اس کے ناجائز وسائل کو مقدم رکھا ہوا ہے اور عظمت الٰہی کو دلوں سے اٹھا دیا ہے اب صرف وعظوں کا کام نہیں کہ اس کا علاج کر سکیں عذاب الٰہی کی ضرورت ہے۔

بابو شاہ دین صاحب نے کہا کہ حضور عذاب سے بھی لوگ عبرۃ نہیں پکڑتے کہتے ہیں کہ ہمیشہ بیماریاں وغیرہ ہوا ہی کرتی ہیں فرمایا قرآن شریف میں طوفان نوح کا ذکر ہے۔ زلزلہ کا ذکر ہے۔ بجلی کا ذکر ہے اور یہ سب حادثات دنیا میں ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں کیا ان کے نزدیک یہ عذاب الٰہی نہ تھے جن کا ذکر خدا نے کیا ہے اور ان سب کا .... ہمیشہ دنیا میں وجود رہتا ہے مگر جب کثرت ہوا اور ہولناک صورت سے ظاہر ہوں اور ایک دنیا میں تھلکہ پڑ جاوے تب یہ نشان ہوتے ہیں وحی بھی اسیطرح سے ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ لوگوں کو سچی خوابیں آتی ہیں۔ تو پھر انبیاء کی خصوصیت کیا ہوئی خصوصیت ہمیشہ کثرۃ اور درجہ کمال سے ہوتی ہے۔ اب اس وقت جو ہلاکت مختلف طور سے ہو رہی ہے اس کی نظیر یہ دکھلاویں

گذشتہ دنوں میں عالی جناب احسان علی خان صاحب برادر نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے حضرۃ اقدس سے نیاز بھی حاصل کی تھی اور آپ نے ایک جامع تقریر بھی اس وقت فرمائی تھی جس سے آپ کے کل شبہات و شکوک کا قلع قمع ہوا انہی کا ذکر ہوتا رہا۔ کسی کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کہ ان کے ایک مصاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ابھی مسیح و مہدی کی ضرورۃ نہیں کیونکہ لوگ نمازیں پڑھتے ہیں ؂

اس پر آپ نے فرمایا کہ عام طور پر و صریت دلوں میں گھر کر گئی ہے لاکھ با مسلمان عیسائی ہو گئے ہیں صلیبی فتنہ بڑھ رہا ہے اگر اب بھی ضرورت نہیں تو کیا یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان نہ رہے اس کی تو وہی مثال ہے کہ ایک میت موجود ہو اس میں روح کا نام و نشان نہ ہو اور صرف اس کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھکر کہا جاوے کہ یہ میت نہیں ہے۔ اگر نہیں تو اور چار دن رکھکر دیکھلو جب سڑیگا تو خود پتہ لگ جاوے گا۔ روحانیت کا نام و نشان نہیں صرف پوست ہی پوست ہو ابھی کہتے ہیں کہ ضرورۃ نہیں ؂

اہل التشیعہ کو جو محبت حضرۃ امام حسین علیہ السلام سے ہے اور آپ کے واقعہ شہادۃ کو سنکر جسطرح ان کے جگر پارہ پارہ ہوتے ہیں اس میں سے تکلف اور تصنع کو دور کر کے باقی ان لوگوں کے حق میں جو دلی خلوص سے امام سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی شان میں ہر ایک قسم کے غلو کو معیوب قرار دیتے ہیں فرمایا کہ اس بات سے ہم منع نہیں کرتے کہ کوئی کسی بزرگ کی محبت یا جدائی .... میں آنسوؤں سے رولے

فرمایا کہ ہدایت کے ۳ طریقہ ہیں۔ بعض لوگ تو کلمات طیبات سنکر ہدایت پاتے ہیں۔ بعض پند کے محتاج ہوتے ہیں۔ بعض کو آسمانی نشان اور تائید نظر آجاتی ہے کیونکہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اب اس وقت جو کچھ خدا دکھا رہا ہے وہ چشمدید ہے دوسرے نقول ہیں ؂

یکم فروری سنہ ۱۹۰۴ء

سیر

اتمام حجت کی تکمیل

فرمایا کہ قویٰ خواہ کتنے ہی قوی ہوں اور عمر کس قدر ہی اٹکل کیوں نہ ہو مگر تاہم عمر کا اعتبار نہیں ہے نہیں معلوم کہ کس وقت موت آ جاوے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریروں کے

اجتہادی غلطی کسی صاحب نے لودھیانہ سے حضرت صاحب کو مخالفین کا یہ اعتراض لکھا کہ **شاتان تذبحان** کا الہام جو اب شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارہ میں لکھا گیا ہے وہ قبل ازین کسی تصنیف میں مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپان ہو چکا ہے۔ اس پر آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگر ہم سے اجتہاد میں کوئی غلطی ہو جاوے تو حرج کیا ہے۔ اجتہاد اور شے ہے اور تفہیم الٰہی اور شے۔ اگر ہم نے ایک معنے اپنی رائے اور فکر سے کر دیئے تو آخر اپنے وقت پر خدا تعالیٰ نے اصل اور حقیقی معنے بتلا دیئے۔ اس الہام میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں **عسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم** اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا احمد بیگ جیسے منکرین کی زندگی ہماری محبوبات سے تھی یا مکروہات سے۔

اگر ہماری کوئی غلطی ہو تو اس میں تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسی غلطیاں انبیاؤں سے ہوتی رہیں کہ نہیں جیسے کہ خواب میں ابوجہل نے آنحضرت صلعم کو انگور کا خوشہ دیا تو آپ نے اس کے یہ معنے سمجھے کہ ابوجہل کسی وقت مسلمان ہو جاوے گا لیکن وہ تو مسلمان نہ ہوا آخر عکرمہ اس کا بیٹا جب مسلمان ہوا تو خواب کے معنے پورے طور پر سمجھ میں آئے۔

ایک مفتری کی زندگی حباب کی طرح ہوتی ہے لیکن ہمارے سلسلہ میں سچائی کی خوشبو ہے کہ واعظ ہیں (نہ کانفرنسیں جو مختلف مقاموں پر ہوتی ہیں) نہ لیکچرار ہیں لیکن ہماری صداقت خود بخود لوگوں کے دلوں میں پڑتی جاتی ہے ان لوگوں نے بہتیرا واویلا کیا اور رو کتے رہے اور اب بھی کرتے اور روکتے ہیں لیکن پھر بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے۔

اب باریک نظر سے غور سے دیکھو تو ہمارا سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور یہی نشانی ہے اس بات کی کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارے مخالف آج تک کبھی کے کامیاب ہو جاتے۔ ہم یہاں چپ چاپ بیٹھے ہیں کسی تدبیر اور ایسی طاقت سے کام نہیں لیتے کہ اشتہار باز ہوں دورے لگاتے ہیں نہ کچھ۔ مگر تاہم ایک حرکت شروع ہے روز جو ڈاک آتی ہے شاذ و نادر ہی کوئی ایسا دن ہوتا ہو ورنہ ہر روز بلا ناغہ بیعت کے خطوط آتے ہیں اور کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا کہ اس میں کوئی نہ کوئی بیعت کے لئے طیاری نہ کرتا ہو۔

تین قسم کے لوگ فرمایا کہ اس وقت تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو بغض و حسد میں جلے ہوئے ہیں اور ضد اور تعصب سے مخالفت پر آمادہ ہیں ان کی تعداد تو بہت ہی کم ہے۔

دوسرے وہ جو اس طرف رجوع کرتے ہیں ان کی تعداد ترقی پر ہے۔

تیسرے وہ جو خاموش ہیں نہ ادھر ہیں نہ ادھر ان کی تعداد کثیر ہے وہ ملانوں کے زیر اثر نہیں ہیں ورنہ ان کے ساتھ مل کر سب و شتم کرتے پس اس لئے وہ ہماری مد میں ہیں۔

فرقہ معاندین غنیمت ہے یہ فرقہ جو معاندین کا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو چپ رہنے والے اصل میں کوئی شے نہیں ہیں انہی کی وجہ سے تحریک ہوتی ہے وہ شور ڈال ڈال کر ان لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرتے ہیں ان کی باتوں میں چونکہ آسمانی تائید نہیں ہوتی اس لئے تناقض ہوتا ہے خدا تعالیٰ کچھ فرماتا ہے اور یہ کچھ کہتے ہیں۔ قال کچھ ہے حال کچھ ہے آخر شور شرابا سنکر بعض کو تحریک ہوتی ہے کہ دیکھیں تو سہی ہے کیا۔ پھر جب وہ تحقیق کرتے ہیں تو حق ہماری طرف ہوتا ہے آخر ان کو ماننا پڑتا ہے۔

معاندین ہم پر کیا کیا الزام لگاتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ یہ پیغمبروں کو گالیاں دیتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ نماز روزہ وغیرہ ادا نہیں کرتے آخر تنقید پسند طبائع ان باتوں سے فائدہ اٹھا کر ہماری طرف رجوع کرتے ہیں۔

اس جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا بہت سا کام دنوں میں ہو رہا ہے لوگ آگے ہی منتظر ہیں۔ وقت خود شہادت دے رہا ہے اور ان کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ آنیوالا آوے۔ جب یہ معاندین ایک مفتری کے رنگ میں ہمیں پیش کرتے ہیں تو تحقیق کرتے کرتے خود حق پا لیتے ہیں۔

۷ فروری ۱۹۰۶ء

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سیر سے چند منٹ پیشتر تشریف لائے اور شامل سیر ہوئے۔

سیر

آج راستہ میں زیادہ تذکرہ ان عوارضات کا رہا جو کہ آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو لاحق ہیں اور منجملہ ان عظیم الشان نشانات کے ہیں جو کہ حضرت مسیح موعود کی علامات میں بتلائے گئے ہیں آپ نے ڈاکٹر صاحب سے درد گردہ کے قریب ایک درد کا حال بیان کیا اور پھر آپ نے یکایک اطراف پر دورہ چکر اور تغیر چشم وغیرہ کی کیفیت سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ ادویہ ان کے متعلق عرض کیں آخر اسی تذکرہ میں آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ ظاہر پر حمل کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہیں ہے یہ منتظر ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آویں اور دو زرد چادریں اوڑھی ہوئی ہوں ایک اوپر اور ایک نیچے لیکن یہ نہیں بتلاتے کہ آیا وہ چادریں آسمان پر ہی رنگی جاویں گی یا یہاں سے ہی فرشتے لیکر آسمان پر پہونچا دیں گے اور وہ اوڑھ کر نیچے اتریں گے ان چادروں سے مراد امراض ہیں اور یہی دو قسم کی امراض ہمیں لگی ہوئی ہیں۔ نیچے کی چادر سے مراد پیشاب کی بیماری ہے اور اوپر سے مراد سر کی بیماری ہے ان دونوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔

سر کی بیماری کا راز سر کے ان عوارضات کا یہ راز معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اس وقت جہاد کے خیالات کو دور کرنے کی ضرورت تھی اور ہمیں اس سے الگ رکھنا تھا اس لئے یہ امراض لاحق کر دیئے اور یہ بھی اس میں حکمت ہے کہ اپنی کسی کارروائی پر ہمیں گھمنڈ نہ ہو بلکہ ہر وقت اسی کے فضل کے خواستگار رہیں۔

نزول کے لفظ میں بھی یہی سر ہے گویا آسمان سے اترا ہے سب کام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اس میں انسانی دخل نہیں ہے اور جب وہ انسانی ارادوں اور منصوبوں سے الگ ہوئے تو وہ سب امور خدا تعالیٰ کے ٹھہرے جیسے جب سخت لڑائی ہو تو کہا کرتے ہیں کہ خدا خود اتر کر لڑا۔

ان لوگوں نے سب امور کو جسمانی بنا لیا ہے۔ چادریں رنگی ہوئیں گویا بھگوے کپڑے اور ہاتھ میں نیزہ اور جنگلوں میں سور مارتا پھرتا ہے۔ ان میں بھی ہندوؤں کو جمع کیا ہے ادھر بھگوے کپڑے پہناتے ہیں ادھر ہاتھ میں نیزہ۔

اس کے بعد پردہ کے مضمون پر آپ گفتگو فرماتے رہے جس کو ہم نے پردے کے عنوان سے اسی اخبار کے صفحہ ۱۱ پر دیا ہے۔

۸ فروری ۱۹۰۶ء

سیر

سیر کے اول حصہ میں مقدمات کا تذکرہ رہا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح حکام کے دل پر تصرف کر کے ہماری تائید کرتا ہے اور جو ہماری منشا اور مراد ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

کسر صلیب کا جوش مسیح کی روح میں اس کے بعد روئے سخن کسر صلیب کے مضمون کی طرف پلٹا

اور زمانہ کی حالت آپ نے بتلائی کہ جسکو دیکھو دنیا ہے دین کی فکر اس کے لئے سوز گداز ہرگز نہین دنیا کے کیڑے بنے ہوئے ہین عیسویت کے مہلک فتنہ کی نسبت آپ نے فرمایا کہ بہت غور اور فکر کے بعد مین اس نتیجہ پر پہنچا ہون کہ اب صرف قلمون اور کاغذون کا کام ہی نہین ہے کہ وہ اس فتنہ کو فرو کر سکے۔ کتابین ہم نے لکھین تو اس کے مقابل پر انہون نے بھی لکھدین لوگ اپنے اپنے نفس کے فکر مین اس قدر معروف ہین کہ ان کو مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہین ہوتی۔ اور جب انہون نے مقابلہ ہی نہ کیا تو پھر حق کیونکر کھلے اس لئے اب میرا ارادہ ہے کہ ایک لمبا سلسلہ دعا اور انقطاع کا شروع کیا جاوے نرے وعظ اور تبلیغ سے کیا ہوتا ہے انبیاء بھی جب وعظ اور تبلیغ سے تھک گئے اور دیکھا کہ ابھی فتنہ برقرار ہے تو پھر انہون نے دعا کی طرف توجہ کی تاکہ توجہ باطنی سے فتنہ کو پاش پاش کیا جاوے جیسے کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید پ ۱۳ ع ۱۵ - یعنی جب رسولون نے دیکھا کہ وعظ اور پند سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو انہون نے ہر ایک بات سے کنارہ کش ہو کر خدا کی طرف توجہ کی اور اس سے فیصلہ چاہا تو پھر فیصلہ ہو گیا۔

نوح علیہ السلام بھی جب وعظ و پند سے عاجز آ گئے تو آخر آپ نے دعا کی اور سب ہلاک ہوئے سخت طوفان آیا۔ ان کی کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری جسے ارارات کہتے ہین۔

اراراٹ کی وجہ تسمیہ - اس کا نام ارراٹ اسی لئے ہے۔ رات عبرانی زبان مین پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہین اور ارا کے معنے مین نے دیکھ لیا۔ نوح علیہ السلام نے جب خشکی کی تلاش مین چارون طرف نظر ماری اور پانی ہی پانی نظر آیا تو چونکہ کچھ پانی اتر چلا تھا اس لئے جودی پہاڑ کی چوٹی ان کو نظر آئی اور اسی وجہ سے اس کا نام ارارات پڑ گیا۔ غرضکہ یہ نشان بھی اسیطرح نوح کے دنون کی طرح ہوگا اور اگر اس طرح نہ ہو تو پھر کل جہان دہریہ بن جاوے۔

نفخ صور کے معنے - مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعا اس سے بھی مسیح موعود کی دعا کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے نزول از سما کے یہی معنے ہین کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہین کر سکتا اور رد نہین کر... سکتا آخری زمانہ مین شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جاوے گی۔ کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود کی دعائین اسے ہلاک کر دین گی۔

دل را بدل رہیست - دلون کو دلون سے راہ ہوتی ہے پادری لوگ جسطرح سے ہمین برا جانتے ہین اور ہماری استیصال کے درپے ہین ویسے دوسرے کسی فرقہ اہل اسلام کو برا نہین جانتے بلکہ آپس مین ایک دوسرے کے ہمزبان ہوتے جاتے ہین یہ ان کی فطرتون نے گواہی دیدی ہے کہ اپنے مذہب کا اصل دشمن انہون نے ہمین جانی دشمن مان لیا ہے جیسے چوہا جب بلی کو دیکھتا ہے تو گو اس نے اول سے نہ دیکھا ہو مگر وہ اس سے دہشت کھاتا اور سہم جاتا ہے یا جیسے بکری شیر کو سویا ہوا دیکھ لے تو تاڑ جاتی ہے کہ اب میری جان کی خیر نہین خدا معلوم یہ علم ان کو کیسے ہو جاتا ہے الہام ہی ہوتا ہوگا۔ ٹھیک اسیطرح ان لوگون نے تاڑ لیا ہے کہ عیسائی مذہب کے دشمن اگر ہین تو ہم ہی ہین اور کوئی فرقہ مسلمانون مین سے نہین ہے

فطر کے معنے - فطر کے معنے پھاڑنے کے ہین اور فطرت سے مراد ہے کہ انسان خاص طور پر پھاڑا گیا جب آسمان سے لعنت آتی ہے تو نیک قوتین پھٹنا شروع کر دیتی ہین۔

براہین کا وہ الہام بڑا زور والا ہے وما کان اللہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب کہ خدا ایسا نہین کہ تجھے چھوڑ دے جب تک خبیث اور طیب مین فرق نہ کر دے۔ عیسائیون کا جب سے پنجاب مین قدم پڑا ہے مسلمانون نے بھی ان کی ابطال مین کمی نہین کی رسالہ اور کتابین وغیرہ ان کی تردید مین ہمیشہ نکلتے رہے لیکن... کارگر نہ ہوئے اور عیسائیون کی جمعیت بڑھتی گئی اصل مین اس کا استیصال جانگاہ اور دلسوز دعا کون پر موقوف ہے جیسے کہ واستفتحوا سے ظاہر ہے جب تدبیرین کر کر کے انسان تھک جاتا ہے تو آخر کار پھر دعا ہی کام آتی ہے اور جب دعا اپنی انتہا تک پہنچ جاوے تو پھر مطلب ہو جاتا ہے۔

ایک بڑی ہی مشکل یہ ہے کہ لوگون کو اس قسم کی دعا سے مطلب ہی کیا ہے کہ اس فتنہ اور بطلان کی استیصال کے لئے دعائین کرین ان کی توکل دعائین اپنے اپنے نفس کی ضروریات تک محدود ہین۔ حالانکہ اس زمانہ مین دعا ایک بڑا جنگ ہے اور خود دعا مین مشکل بھی پیش آتی ہے گوشہ نشینی کی ضرورت پڑتی ہے مجھے ایکدفعہ خیال آیا ہے کہ باغ مین ایک مکان بنالون کہ وہان تخلیہ مین دعا ہو کیونکہ عمر گذرتی جاتی ہے۔ اس امر کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ نرے قلم کا اب یہ کام نہین رہا کیونکہ پادریون وغیرہ کے پاس روپیہ بہت ہے اور لوگون کو اغراض نے دبا رکھا ہے۔ کسی نے نوکری کے لئے کسی نے کسی حاجت کے لئے اپنے آپ کو ان کا دست نگر بنا رکھا ہے اس لئے دلائل وغیرہ کا جو اثر دلون پر ہونا چاہیئے وہ نہین ہوتا اب یہ وقت ہے کہ ہر ایک مومن کو چاہیئے کہ دعا مین لگے۔ جو مومن آسائش کی زندگی چاہتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کا اصول یہی ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھے اور اس کے غیر پر نظر نہ رکھے اپنے اوقات کو خدا تعالےٰ کے وقف کرے اور دین کی تائید مین لگے۔

حضرت مسیح کی جان بھی آخر دعا ہی سے بچی کیونکہ انہون نے جب دیکھا کہ اب مجھکو صلیب دین گے اور اس طرح کی موت ایک لعنتی... موت ہوگی جس سے ایک فتنہ کا اندیشہ ہے تو آپ خدا کی بارگاہ مین بہت روئے لکھا ہے کہ ساری رات روتے رہے آگے حدیث کے الفاظ یہ ہین کہ سمع دعاءہ للتقوی۔ کہ اس کی دعا تقویٰ کی وجہ سے قبول ہوئی جیسے اس مسیح کی دعا اس وقت سنی گئی کہ وہ لعنتی موت سے بچایا گیا ہم امید کرتے ہین کہ اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ویسی ہی ہماری دعا بھی سنی جاویگی اس کی دعا اپنی موت کے بچنے کے لئے تھی اور ہماری دعا دنیا کو موت سے بچانے کے لئے ہے

درخواست دعا

ایک ہمارے... بھائی ساکن پنجاب جو کہ گوالیار مین ہین ذیل کے الفاظ مین احمدی جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہین

مجھے ایک ایسی مشکل ہے جیسے دریا مین کشتی کے بے بس ہونے سے اس کے غرق ہونے یا لوٹ جانے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اگر فضل الٰہی شامل ہو تو فوراً کنارے جا لگتی ہے اس لئے جملہ احباب کی دعا کا خواستگار ہون

عبداللہ از ریاست گوالیار

پردہ

آج کل عورتوں کے پردہ پر اکثر اخباروں میں لے دے ہو رہی ہے۔ یورپ کی تہذیب کے دلدادہ تو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پردہ ہرگز نہ ہونا چاہئے اور ادھر پردہ کے حامی جن کے ساتھ ایک حد تک ہمارا اتفاق رائے ہے ان کی ... تردید کرتے رہتے ہیں اس لئے ہماری بڑی آرزو تھی کہ اس کے متعلق کبھی خود امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے بھی کچھ کلمات نکل جاویں تو ان کو درج اخبار کر دیا جاوے۔ وہ موقعہ ۷ فروری کی سیر میں پیش آیا جب کہ بہار کی موسم کی ہوا پر حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہار کی موسم کی ہوا لو۔ پھر فرمایا کہ عورتوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے کہ جب موسم منقضی ہوتا ہے تو ان کو اسی چار دیواری کے حبس میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ لوگ اگرچہ ملامت کرتے ہیں اور برا جانتے ہیں لیکن جب کہ ایک امر خدا کی رضا کے برخلاف نہیں ہے تو ہمیں اس کے بجا لانے میں کیا تامل ہے۔ جبکہ خدا نے مرد و عورت میں ... مساوات رکھی ہے تو اسی خیال سے کہ کہیں ان کو حبس میں رکھنا معصیت کا موجب نہ ہو۔ میں گاہے گاہے اپنے گھر سے چند دوسری عورتوں کے ساتھ باغ میں سیر کے لئے لے جایا کرتا تھا اور اب بھی ارادہ ہے کہ لیجایا کروں۔

یورپ کے اعتراض پردہ پر بے حیائی کے ہیں اور ان میں تفریط ہے اور مسلمانوں میں افراط ہے کہ گھروں کو عورتوں کے لئے بالکل حبس بنا دیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضرت عائشہ کو باہر اپنے ساتھ لیجایا کرتے تھے۔ لڑائیوں میں بھی اپنے ساتھ رکھتے جو پردہ کہ سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے قرآن شریف نے جو پردہ بتلایا ہے وہ ٹھیک ہے۔

مولوی عبدالکریم صاحب ذکر کرتے تھے کہ کسی نے مصر میں ایک کتاب پردہ کی تردید میں لکھی ہے اس کے مقابل پر ایک غیرتمند مسلمان نے پردہ کی تائید میں ایک کتاب لکھی ہے اور بتلایا ہے کہ بےپردگی کے فوائد اگر دیکھنے ہوں تو انگلستان اور فرانس میں جاکر وہاں کی زناکاریوں۔ بے حیائیوں۔ ولد الزناؤں کو دیکھلو۔

ایک شخص نے پردہ کی تائید میں ایک مثنوی ایک اخبار میں درج کی ہے اس نے لکھا ہے کہ ہر ایک مفید اور عمدہ شے پردہ میں ہوتی ہے اور جب تک پردہ میں ہے تب تک ہی محفوظ رہتی ہے مثلاً گندم کا دانہ اور دوسرے اناج وغیرہ پکتے پکتے آخر لکھا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا کہ خدا تعالیٰ خود پردہ میں ہے فقط

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے بیان کیا کہ جس قدر تعلیم یافتہ پردہ کے خلاف تحریریں کرتے ہیں ان میں سے ایک کا بھی عمل درآمد اس پر نہیں ہے اپنی بیبیوں کو انہوں نے بڑی بڑی محفوظ مکانوں میں رکھا ہے اور بالکل ان کو باہر نکلنے نہیں دیتے۔ لاہور کے ایک بڑے سربرآوردہ بیرسٹر نے ایک دفعہ پردہ کی مخالفت میں بڑے زور شور سے لکچر دیا آخر ایک شخص نے انہیں خط لکھا کہ میں فلاں تاریخ ... لاہور پہنچوں گا آپ مہربانی کر کے اپنی بیوی سے میری ملاقات کرادیں اور اپنی بیوی کو مجھ سے ... کرادیں اس پر بیرسٹر صاحب نے اس پر ... کیا ... دفعہ پردہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ ... لوگ ... زور دیتے ہیں کہ پردہ کی رسم کو اٹھا دینا چاہئے اس پر قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی نے عجیب نکتہ بیان کیا کہ پردہ کے متعلق زور دینا کہ اسے اٹھایا جاوے یہ ... کا کام ہے پس جس حالت میں عورتیں کہ جن کے متعلق یہ مسئلہ ہے ان کی طرف سے کوئی شکایت پبلک میں نہیں کرتیں تو ان مردوں کو کیا پڑی ہے کہ یہ گلے پھاڑ پھاڑ کر اسے دور کرنا چاہتے ہیں۔ مدعی سست گواہ چست والی مثال ہے۔

افغانستان اور مسیح موعودؑ

حضرۃ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کی شہادت نے اب افغانستان کو حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے زیر اثر کر دیا ہے اور آپ کی شہادۃ سے ہمارے تعلقات افغانستان سے بہت کچھ وابستہ ہوگئے ہیں اس لئے وہاں کی آمدہ خبروں سے ہمیں اور ہمارے احباب کو ایک خاص دلچسپی ہونی چاہئے کہ ایک سرزمین جس کے تخم میں خونریزی کا بیج بویا گیا ہے اور جہاں کو انجیل ... پھر رکھ کر چلنا پھرنا اس کے باشندوں کا کام ہے اور جنہوں نے اپنی نجات کا مدار صرف اس بات کو سمجھ رکھا ہے کہ ایک کافر کو تیغ بیدریغ سے ناحق قتل کر دیا جاوے۔ جب ایسی سرزمین حضرت مسیح موعودؑ کے زیر اثر ہو کر ان تمام ظالمانہ خونریزی کے خیالات سے پاک صاف ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی شفقت اور ہمدردی بڑھ جاوے اور بلا امتیاز مذہب بنی نوع انسان ہمدردی کی روح ان میں پیدا ہو جاوے تو یہ ایک عظیم الشان معجزات کے ہوگا اور بجائے اس کے کہ لاکھوں روپیہ صرف کر کے مدرسے اور مکتب وہاں قائم ہوں اور ہزاروں حیلوں سے رفتہ رفتہ اس قوم سے اصلاحات لیجاویں اور ان کی قوتوں کو کمزور کیا جاوے۔ صرف مسیح موعود کے پاک انفاس کی برکت ... یہ مطلب شفقت علیٰ خلق اللہ کا حاصل ہو جاوے تو امن پسند حکام اور سلاطین کے لئے یہ کس قدر تشکر کا مقام ہو سکتا ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب تو شہید ہو کر خون کا ... اس سرزمین ... اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر لگا گئے اور آپ کے عادی اور تعلیم کی تخم ریزی کر گئے لیکن ... خونی اشتہار وقتاً فوقتاً مختلف رنگوں میں جلوہ دکھلاتا ہے یہ ایک عجیب نظارہ قدرت ہے کہ ایمان کو تازگی دل کو سرور بخشتا ہے۔

سنا گیا ہے کہ علاقہ ترکستان میں ایک مزار ہے جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مزار کہلاتا ہے وہاں سے ایک مجذوب کابل میں آیا اور اس نے مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر بآواز بلند کہا ہے کہ سید عبداللطیف صاحب بڑے ظلم کے ساتھ مارے گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں ان لیکن یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ اس کا پیر کابل میں موجود ہے اور نزدیک ہے کہ کابل ... کی سزا پاوے۔ عوام الناس کا چونکہ ایسے مجذوبوں پر حسن اعتقاد ہوتا ہے اس لئے کابل میں بہت کھلبلی ہے

ایسے مجذوب جو کہ ماموریں میں سے نہیں ہوتے اگرچہ ان کی کلام بحیثیت ایک سچی پیشگوئی کے نہیں تسلیم کی جا سکتی مگر چونکہ انقطاع دنیا میں وہ اہل اللہ اور ماموریں سے مناسبت رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے بعض غیبی اخبار ان پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اسیطرح ہم اس مجذوب کی اس پیشگوئی پر چنداں یقین نہیں کرتے لیکن ہاں خدا کے برگزیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی زبان مبارک سے جو کچھ نکل چکا ہے کہ یہ ایک عظیم ظلم ہوا ہے جس کی سزا کابل ہو گیگا وہ ضرور پورا ہوکر رہیگا اور عبداللطیف صاحب شہید کا وہاں شہید ہونا اور احمدی عقائد کا وہاں رواج پانا خود حضرۃ مسیح موعود کا وہاں جانا ہی ہے ۔

محمد سعید

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادہ کا نام **محمد سعید** ہے ۔ عمر آپ کی شاید ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان ہے مگر قد وقامت کے لحاظ سے آپ ۴۰ سالہ نوجوان معلوم ہوتے ہیں اور اپنے باپ کے قدم بقدم حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہیں جب آپ کے والد عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے اور ان کو کابل میں طلب کیا گیا تو بعض کمزور دل لوگوں نے مشورہ دیا کہ اپنے والد کی طرح اپنے آپ کو مرزا صاحب پر راسخ الاعتقاد ظاہر کرکے عزیز جان کو نہ تلف کرو ۔ اس پر محمد سعید صاحب نے ان کو جواب دیا تھا کہ جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہی میرا عقیدہ ہے اگر وہ مارے گئے اور میں مر جاؤں تو کیا حرج ہے آخر میں اسی باپ کا فرزند ہوں ۔

سنا گیا ہے کہ امیر صاحب کابل بھی اب اپنے اس کئے پر پشیمان ہیں اور ان کی اولاد کو اب امیر صاحب نے تیس ہزار جریب زمین علاقہ ترکستان کی طرف عطا کی ہے ۔ کابل کی جریب یہاں کی جریب سے طول میں ۳ گنا ہوتی ہے اور جن قاضیوں نے مولوی صاحب شہید کے قتل پر فتوے دیا تھا کچھ ان کی ناجائز کارروائیوں کا انکشاف بھی ہوا ہے جس سے ان قاضیوں کی وقعت امیر صاحب کے دل میں گھٹ گئی ہے ۔

کابل میں قحط سے پریشانی پھیل رہی ہے اور امیر صاحب نے باہر سے غلہ منگوانے کو کوچی لوگوں سے ۱۶ ہزار اونٹ حاصل کئے ہیں اور اس کے لئے ساٹھ ہزار جانوران باربرداری سرکاری میں بہر حال خدا کی باتیں پوری ہوکر رہتی ہیں اور ایک صادق من اللہ کی صداقت پر آسمان اور زمین نے سرزمین کابل میں مہر لگائی ہے ۔

جیسے سر الشہادتین میں فاضل امروہی نے بیان کیا ہے کہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس قوم پر عذاب الٰہی ضرور ہونے والا ہے جیسا کہ لکھا ہے وما انزلنا علیٰ قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون الخ یہ قصہ مجملاً اسی کے ہے کاش کہ

اہل کابل عبرت پکڑیں ۔

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بفضل خدا ۵ فرزند اور ۵ دختر ہیں ۔

مرحوم رحمت علی

مرحوم کے حالات شہادۃ جو کہ سید جلال حا کے خط کے وسیلہ سے احمدی برادران تک پہنچے ہیں ۔ اب خاص مقام جنگ کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ صحیح واقعات نہ تھے اور نہ آپ کسی مجروح دشمن سومالی کو ڈریس کر رہے تھے شہادۃ کے صحیح واقعات ذیل کے خط سے معلوم ہونگے جو کہ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب نے ارسال کیا ہے ۔

کل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اپنے ان تمام بھائیوں کے حق میں جو بعافیت واپس آنے کی دعا مانگیں جو کہ اس وقت ایز ممن برٹش گورنمنٹ کی طرف سے سومالی لینڈ میں اپنے صدق ووفا سے بھری ہوئی اطاعت کا ثبوت دے رہے ہیں اور جو سمالی جہاد کی غلط اصول پر برٹش گورنمنٹ جیسی عدل پرور اور انصاف پسند اور امن اور صلح کو چاہنے والی سلطنت سے جنگ کر رہے ہیں ان کے مقابل پر وہ اپنے صلح پسند اسلامی عقائد کا ثبوت عملی طور پر دیکر مخالف اور مفتری مولویوں کے منہ پر سیاہی مل رہے ہیں ۔ وہ خط یہ ہے ۔

السلام علیکم

یہ عاجز نہایت ہی افسوس کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ مورخہ ۱۰ جنوری کے جد بالی لڑائی میں (جس میں عاجز اور ڈاکٹر صاحب بھائی صاحب حسن خانصاحب بھی شامل تھے) ہمارے محسن و مربی بھائی صاحب اور محترم بزرگ یعنی ڈاکٹر رحمت علے صاحب دشمن کے ہاتھ سے شہید ہوکر داخل جنت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ حیف صد حیف دشمن کے نہایت ہی قریب آجانے کے باعث سمالی مونٹڈ انفنٹری بھاگ پڑی اس وقت آپ کے شکم میں گولی لگی ۔ کچھ دیر بعد آپ گھوڑے پر سوار نہ رہ سکے اور گر پڑے ۔ تشہد وزانو ... بیٹھ کر

کلمہ شہادۃ باآواز بلند ورد زبان رکھا

بعدہ شیطان سیرۃ مردود دشمن نے بھالوں سے ہلاک کیا ۔ وہاں ہی آپ کے نمک حلال وفادار سمالی اردلی نے اپنے آقا پر جان فدا کی ۔ اللہ تعالے ان کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین ۔ ثم آمین ۔

ان کا انگریز ڈاکٹر صاحب لفٹننٹ پوریس بھی وہاں ہی مارا گیا ۔ لڑائی ۱۱ بجے تک ہوتی رہی ۔ ہزار کوشش کی کہ نعش مبارک کو لاکر دفن کریں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا ۔ ڈاکٹر حسن خانصاحب نے اپنے افسروں کو کہکر نعش منگانے کی کوشش کی ۔ میں نے اپنے افسروں سے کہکر معاملہ اپنے جنرل صاحب تک پہونچایا ۔ آخر ایک پارٹی آپ کو لانے کے لئے گئی ۔ مگر افسوس کہ وہاں پر ہی دفن کر آئے اور ہم جنازہ سے بھی محروم رہے افسوس صد افسوس ۔ محترم و مرحوم بھائی صاحب جماعت کے گران بہا اور الوالعزم جان نثار تھے آپ کی وفات حسرت آیات البدر والحکم میں شائع کرکے احمدی جماعت سے نماز جنازہ کی درخواست کیجاوے تو از حد عنایت ہوگی ۔ جو صدمہ ہم چند احمدی برادران کو گذرا ہے وہ تحریر سے باہر ہے آپ کا بستر خراب ہو رہا تھا وہ اپنے صاحب سے رپورٹ کرکے میں نے اپنے پاس منگوالیا ہے ارادہ ہے اس کو فروخت کرکے روپیہ آپ کی خدمت میں روانہ کردوں آپ حسب مناسب یا تو مرحوم کے والد صاحب بیوی صاحبہ یا بھائی صاحب کو دیدیں یا جیسا مناسب ہو کریں اور سمالی لینڈ کے سب احمدی جماعت کی طرف سے آنصاحب کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور اظہار تاسف بھی تحریر فرمادیں ۔ حضرۃ اقدس کی خدمت میں دعاء مغفرت کے لئے عرض کریں ۔ زیادہ نیاز

ہیچمدان عاجز خاکسار ممتاز علی خانصاحب

ہاسپٹل اسسٹنٹ بربرا

دوسری لڑائی ۔ ملک کے نئے دوبارہ آج آگے جانے والے تھے مگر رک گئے ۔ زیست کا اعتبار نہیں گولیاں بدن کے چاروں طرف بارش کی طرح آئی تھیں مگر اللہ تعالے نے محفوظ رکھا ۔

الفرقان بجواب البرہان ۔ حضرۃ مولانا

یادگار مرحوم

افریقہ کے احمدی بھائی خصوصیت سے توجہ فرماوین

ہمارے جو احمدی بھائی اس وقت برٹش گورنمنٹ کی خدمات پر مشرقی افریقہ اور سمالی لینڈ مین متعین ہین ان کو البدر سے ایک خاص اور متمیز تعلق ہونا چاہئے کیونکہ البدر کے ذریعے سے جو خدمت احمدی قوم اور سلسلہ احمدیہ کی ہو رہی ہے اس کا محرک اور مجوز اور اس وقت ایڈیٹر اور مینیجر ایک ان کا وہ احمدی بھائی ہے جسے خدا تعالےٰ نے سب سے اول افریقہ کی سرزمین مین پہونچایا تھا اور یوگنڈا ریلوے کی تعمیر کے لئے جو جہاز سب سے اول ہندوستان سے روانہ ہوا تھا وہ اس کا مرکب تھا۔ اس سرزمین مین پہونچنے پر خدا نے جسطرح آسے چاہا رکھا اور جو کام اس سے چاہا لیا اور یہ بھی اس کے فضلوں مین سے ایک فضل تھا کہ مرحوم رحمت علی صاحب کو اس سلسلہ عالیہ کی طرف رجوع لانے کے لئے خدا تعالےٰ نے اسے بھی منتخب کیا تھا اور مرحوم کا اس سلسلہ مین داخل ہو جانا احمدی تاثیرات کے کام کرنے کے لئے ایک کلید یا ریگولیٹر تھا جس کے ذریعے سے روح القدس کی تاثیرات ایک سٹیم کی طرح جلد جلد اپنے کام کرنے لگ گئیں اور جو کل اور پرزہ حرکت اور کام کرنے کے قابل تھا وہ کام مین لگ گیا۔

اور جن ہمارے احباب کو افریقہ مین حضرۃ امام الزمان کی بیعت یا محرکات بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے ان پر بھی یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ ان کی ہدایت کے لئے اس خطہ زمین کو مولا کریم نے انتخاب کیا جس کی آب و ہوا نے ان کے روحانی قوائے کو نشو و نما کی طاقت بخشکر ہدایت کی طرف راہ نمائی کی اور مین نے افریقہ مین تجربہ کیا ہے کہ بعض لوگ جو پنجاب مین بڑے متعصب اور معاند تھے اور فسق و فجور مین مبتلا تھے افریقہ مین پہونچکر وہ خدا تعالےٰ کے منعم علیہ بندون مین سے ہو گئے اور حق کی قبولیت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا۔ کیونکہ ہندوستان اور پنجاب مین خانگی افکار۔ تنگی روزگار اور راتدن دجال صفت مولویون کے زیر اثر رہنے سے حق کی قبولیت کے قوائے اپنا کام نہ کر سکتے تھے افریقہ مین پہونچکر ان الجھنون سے ان کو نجات ہوئی اور دماغون کو غور و فکر کرنے اور حق اور باطل مین مقابلہ کرنے کا موقعہ ملا تو سعید طبائع نے جھٹ حق کو قبول کر لیا۔

اس لئے مین اپنے افریقی احمدی بھائیون کی خدمت مین عرض کرنا چاہتا ہون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام و رقیام مین امداد فرماکر عند اللہ اجر حاصل کرین۔ اور جو خدمت دینی قومی اور احمدی سلسلہ کی البدر کے ذریعہ سے ہو رہی ہے اس کے بجا لانے مین وہ ایک دست بازو ہو جاوین جن ایام مین رحمت علی مرحوم اور یہ خاکسار یوگنڈا ریلوے مین تھے اس وقت افریقہ کی جماعت نے مالی خدمات مین تمام دوسرے مقام کی جماعتون سے ایک تمیز حاصل کی ہوئی تھی اب ان دنون کی مجھے خبر نہین کہ کیا حال ہے بہرحال ان ایام کی خدمات سے مین یہ اندازہ کر سکتا ہون کہ افریقہ کی جماعت کو مالی حیثیت سے خدمت دین بجا لانے کا عمدہ موقع حاصل ہے اور ان دنون مین جبکہ ہمارا پیارا دوست ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے مشیت ایزدی سے افریقہ مین جان دیکر ثابت کر دیا ہے کہ ان کی زندگی کے پاکیزہ اور مبارک ایام اسی سرزمین کے لئے وقف کئے گئے تھے اور اپنے اعمال و تاثیرات قدسیہ کی وجہ سے وہ افریقہ کی جماعت کے ایک نشان تھے۔ یہ ایک عجیب موقعہ افریقی بھائیون کے لئے ہے کہ اپنے محترم دوست کی یادگار اور اس کی روح پر فتوح کو ثواب پہونچانے کے لئے وہ احمدی سلسلہ کی خاص امداد فرماوین اور اسی ضمن مین اپنے قومی خادم البدر کی استحکام قیام اور امداد کی طرف اپنی خاص توجہ کو مبذول کراوین ❊

البدر کی امداد اور اس کے ذریعہ سے مرحوم بھائی رحمت علی کو ثواب وہ اس طرح سے پہونچا سکتے ہین کہ دفتر البدر مین اکثر ایسے احمدی بھائیون کی درخواستین آتی رہتی ہین جن کو مصالح ایزدی سے مالی استطاعت بہت کم ہوتی ہے اور اگرچہ اس کی قیمت ؎ سالانہ بہت قلیل ہے مگر وہ اس کی بھی برداشت نہین کر سکتے اس لئے ذی استطاعت احباب اپنے اخراجات اور ذمہ واریون پر متعدد پرچے سالانہ البدر کے خرید کر ان کم استطاعت احباب کو دلوین یا خاص طور پر البدر کی امداد فرماوین کیونکہ کارخانہ ابھی تک اس قابل نہین ہوا کہ صرف اپنے اخراجات کی آپ برداشت کرے

مسئلہ — اسی غرض کی تکمیل کے لئے مین نے ۹ فروری کی سیر مین حضرۃ امام الزمان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی اخبار کسی غریب شخص کے نام جاری کروا کر اس کا ثواب کسی متوفی کو پہونچایا جاوے تو پہنچتا ہے کہ نہین۔ آپنے فرمایا کہ پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ دینی اخبار ہو۔ اس لئے مین اپنے افریقہ کے نیز ہندوستان و پنجاب کے ذی استطاعت بھائیون سے چاہتا ہون کہ ان مین سے جو اصحاب مرحوم کے ساتھ انس و محبت رکھتے ہین عند اللہ ان کے درجات کی بلندی اور مراتب کی رفعت چاہتے ہین وہ علاوہ اپنی پُرسوز اور جانگداز دعاؤن کے مالی طور سے بھی اپنے ارادون کو مذکورہ بالا تجویز سے پورا کرین تاکہ ایک غائب بھائی کی ہمدردی کے علاوہ ان کو ایک دینی خدمت یعنی البدر کے قیام مین امداد دینیکا بھی ثواب حاصل ہو مسکوئی اخبار یا رسالہ جاری کرانے سے ایک صدقہ جاریہ قائم ہو جاتا ہے کیونکہ اس ذریعہ سے جس جس شخص کی نظر ان دینی مضامین پر پڑے گی اور جو جو لوگ اس سے مستفید ہونگے اس سب کا اجر اس جاری کرانے والے کے نام پر لکھا جاویگا۔ گویا صدقات اور خیرات کے جس قدر مدین ہوتی ہین ان مین سے ایک مد کسی رسالہ یا اخبار کسی کے نام جاری کرا دینا بھی ہے جسے ہمارے بھائیون کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے ❊

اور اگرچہ مذکورہ بالا مضمون مین مین نے البدر کی اجراہی کی ترغیب دی ہو۔ لیکن اس سے یہ میرا منشاء نہین ہے کہ قادیان مین جسقدر دیگر مواقع صدقہ خیرات کے مالی طور پر ہین ان کو نظر انداز کر دیا جاوے بلکہ ہر ایک شخص لنگرخانہ۔ مدرسہ۔ میگزین۔ الحکم مساکین کی مددون مین بھی حسب استطاعت امداد دیکر اپنے متوفی بھائیون یا رشتہ دارون کی مغفرت اور بلندی درجات کا موجب ہوا کرے۔

چونکہ میرے ہاتھ مین البدر کا اہتمام ہے اس لئے اس کی فکر مجھے ہی لگی ہوئی ہے اور اسی لئے مین نے چاہا ہے کہ دوسرے بھائی عموماً اور افریقہ کی جماعت کے احباب خواہ وہ ہندوستان مین ہین یا افریقہ مین۔ خصوصاً ایسے ایسے موقعہ پر البدر کی امداد بھی کیا کرین۔

میرا اپنا عمل درآمد اس پر ہے

اپنی تحریر پر مین خود اس طرح سے عمل کرتا ہون کہ اپنے مرحوم دوست کی یادگار اور عند اللہ اس کی مغفرۃ اور بلندی درجات کے لئے دس اخبار صرف ؎ پیشگی قیمت پر ان احمدی بھائیون کو دونگا جو کہ پرچہ آپ خریدنے کی استطاعت نہین رکھتے اور جب تک البدر کا قیام ہے اور اس کا اہتمام میرے ہاتھ مین ہے اور اس کا یہی حجم اور قیمت ہے تب

تک اسی قیمت پر البدر کے ہمیشہ خریدار رہیں گے جن دس مسکین بھائیوں کی درخواستیں اول آجاوینگی ان کو اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیاجاویگا۔

هل جزاء الاحسان الا الاحسان جن ستون

پر مرحوم بھائی رحمت علی کے احسانات اور عنایات متمیز طور پر تھے اور ان کے دل میں امنگ تھی کہ وہ اُس کا معاوضہ ادا کریں اب ان کے لئے موقعہ ہے کہ بذریعہ دعاؤں کے اور انفاق مال کے جس کا ایک طریق اوپر بیان ہوا اس آیت پر عمل درآمد کر کے بار احسان سے سبکدوش ہوں۔

جلدباز دشمن کی جھوٹی خوشی

اور مقدمات

خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے ہمیشہ سے یہی چاہا ہے کہ اپنے ماموروں اور برگزیدوں کی ہر ایک کامیابی اور نشان اور خوارق عادة پر ایک پردہ پڑا رہے تاکہ ایمان بالغیب جو کہ نجات کے لئے ضروری امر ہے ہاتھ سے نہ چلا جاوے اور اس میں یہ بھی سر ہے کہ ہر ایک نااہل ان کی پاکیزہ جماعت میں داخل ہو کر ان اہل بصیرت اور حقیقت شناس صدیقی صفات مومنوں کے ساتھ ہم پلہ نہ ہو جاوے جو اپنی فطرتی پاکیزگی اور رشد اور سعادت کی وجہ سے ایک مامور من اللہ کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ ورنہ اگر ان حقائق کا انکشاف پورے طور پر ہو جاوے تو دنیا میں کوئی بڈھا چمار اور کنجر وغیرہ ایسا نہ رہے جو کہ مومن کہلانے کا مستحق نہ ہو اور ہر ایک دوڑ دوڑ کر خدا کے رسولوں کو قبول کر لیا کرے۔ اسی لئے تمام برگزیدوں کی کامیابیوں میں ایک نہ ایک پہلو ضرور ایسا رہتا ہے جس سے بداندیش کوتاہ بین اور اسباب پرست دشمن دھوکا کھاتا ہے۔ ابتدا سے یہ سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے اور اسیطرح چلی جاوے گی۔ اس زمانے میں جبکہ اللہ تعالےٰ نے حضرة مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو مبعوث فرمایا ہے یہی سنت برابر کام کر رہی ہے کہ جلدباز دشمن ہر ایک نشان الٰہی پر اپنی کوتاہ فہمی سے ٹھوکر کھا کر اس سے فوز و نجات سے محروم رہتا ہے جو کہ ضد اور تعصب سے پاک ہو کر ایک ذرا سے غور و تدبر سے حاصل ہو سکتی ہے

ان دنوں میں جو فیصلہ عدالت گورداسپور نے کیا ہے اس پر بھی دیکھا جاتا ہے کہ جلدباز دشمن اپنی شوخی طبع سے ویسے ہی ٹھوکر کھا رہے ہیں جیسا کہ ازمنہ سابقہ میں راستبازوں کے وقت اشقیا کا گروہ ٹھوکر کھاتا رہا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی کرم دین صاحب بڑی عزة سے بری ہوئے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں اور الہامات غلط نکلیں اور وہ سب مولوی کرم دین کے حق میں پورے ہوئے اور اسطرح سے ایک طوفان بےتمیزی برپا کر کے کوشش کی جا رہی ہے کہ سادہ لوح طبائع کو دھوکا دیا جاوے اور لوگوں کو صراط مستقیم سے بہکا کر اپنے مقصد شیطنت کو پورا کیا جاوے لیکن کیا حق شناس اور انصاف پسند طبائع ان چلوں میں آجاوینگی اور ان اوباشانہ تحریروں کے مطالعہ سے کیا ان کی نورانی اور حق شناس فراست مکدر ہو گی؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

(۱) کیونکہ حضرة مرزا صاحب نے مقدمات میں کامیابی کی پیشگوئی کی ہے اور یہ پیشگوئی ہرگز نہیں کی کہ وہ کامیابی نہیں صرف اسی بار۔ اور اسی دغا والے مقدمہ میں رائے چندو لعل صاحب بہادر مجسٹریٹ کی عدالت سے ہی ہو گی۔ اگر نہیں یہ صراحت یہ کنایت سے لکھا ہوا ہے تو بتلایا جاوے اور اگر اس پیشگوئی میں صرف یہ ہے کہ مقدمات میں متقی فریق کامیاب ہو گا تو اللہ تعالےٰ خود اپنی کلام پاک سے اس پر مہر لگاتا ہے العاقبة عند ربك للمتقين۔

جب تک ایک مقدمہ میں اپیل نگرانی وغیرہ کی گنجائش باقی ہے اور ایک فریق نے یہ ظاہر نہیں کیا۔ کہ میں عدالت عالیہ میں چارہ جوئی نہیں کرتا یہی فیصلہ منظور ہے ...... تب تک ان ماتحت عدالتوں کے فیصلہ کو فیصلہ ناطق قرار دیدینا سخت جاہلانہ اور احمقانہ شیوہ ہے۔

× × × × × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × × × × × × × × × × × × × × × × ×

(۲) جلدباز دشمن کا یہ کہنا کہ مولوی صاحب عزت سے بری ہو گئے۔ اگرچہ اپنے ظاہری الفاظ میں تو مولوی صاحب سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے لیکن اس قسم کی ہمدردی ہمیشہ نادان دوست ہی کیا کرتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جو فیصلہ عدالت نے دیا ہے اس میں کونسا پہلو مولوی صاحب کی عزة کا برقرار رکھا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے حلفیہ بیانوں میں اسطرح لکھایا تھا کہ یہ خطوط اور اخبار سراج الاخبار کا مضمون جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہیں یہ نہ میرے ہیں اور نہ میرے دستخط۔ یہ مولوی صاحب کا حلفیہ بیان تھا جو کہ عدالت میں دیا گیا تھا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ خطوط اور سراج الاخبار والا مضمون یہ سب مولوی کرم دین کے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم اسے یوں بیان کر سکتے ہیں کہ مولوی صاحب عدالت میں حلف لیکر بھی ایک امر کو خلاف واقعہ بیان کر دینے والے ہیں۔ اور جب عدالت نے یہ فیصلہ دیدیا کہ سراج الاخبار کا مضمون مولوی صاحب کا ہی ہے اور اس مضمون میں مولوی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ میں نے دھوکا دیا تو اب بتلاؤ کہ آیا مولوی صاحب کی عزة رہ گئی یا گئی۔ ہم اس پر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے صرف پبلک خود ہی فیصلہ کرے کہ آیا جب ایک شخص بحیثیت ایک بڑے معزز اور مستند مولوی کے اپنے آپ کو عدالت میں ظاہر کرتا ہے اور اسطرح سے وہ گویا قوم کی ناک بنتا ہے پھر جب وہ عدالت میں ایک امر کی حقیقت پر پردہ ڈالتا ہے اور خود اس کے ہاتھ اور قلم کے لکھے ہوئے جو مضامین ہیں ان کی ازروئے حلف کے کہتا ہے کہ یہ میرے لکھے ہوئے نہیں ہیں اور آخر کار خدا تعالےٰ اس حقیقت کو کھولتا ہے اور عدالت کے ذریعہ سے اس امر پر مہر لگاتی ہے کہ واقعی یہ خطوط مولوی صاحب ہی کے ہیں تو جو لوگ ان مولوی صاحب کا اس قدر اعزاز و اکرام کرکے اپنے اخباروں یا رسالوں کے قوم کے سامنے ان کو پیش کرتے تھے ان کی ناک رہی یا گئی؟

یہ ایک دوسری بات ہے کہ عدالت کی رائے میں آیا وہ دغا مستغیث کو دیا گیا یا کسی اور کو دیا گیا اور اسی قسم کے وجوہ پر وہ ایک ملزم کو بری کر دے مگر جس حالت میں اس اشاعت یافتہ مضمون کو جس میں ملزم خود اقرار کرتا ہے کہ میں نے دھوکا کیا عدالت ملزم کا ہی مضمون قرار دے تو نفس دغا کا اس کی طرف خود ثابت ہو جاتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ جس شخص نے استغاثہ دائر کیا ہے آیا دغا اس کو ہوا یا کسی اور کو یہ ایک جداگانہ بحث ہے جسے اس وقت چھیڑنا مناسب نہیں۔

ہمارے ان اسلام کے لیڈروں ایڈیٹروں وغیرہ کو جو ایسے امور کو مولوی صاحب کی عزة قرار دیتے ہیں شرم میں ڈوب مرنا چاہیئے اور خدا کا خوف کرنا چاہیئے کہ کیا مسلمانوں میں اسی قسم کے مولوی ہوا کرتے ہیں اور کیا قرآن شریف کی پاک تعلیم کے یہی نمونے ہیں جن کو وہ پیش کرتے ہیں۔ ان کے ایسے خیالات پر افسوس اور صد افسوس۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو کہ اس وقت شوخی اور شرارت سے کیا جا رہا ہے

اندلون مین جب کہ خدا کی غیرت جوش مین آتی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ جن لوگون نے قولاً یا عملاً کتاب اللہ اور اس کے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے ان سے انتقام لیا جاوے اور اسلام کی عزت عظمت اور جلال دوبارہ دنیا مین قائم ہو یہ سخت سوء ادبی ہے کہ صرف حضرت مرزا صاحب سے بخل در ضد اور تعصب کیوجہ سے زبانون اور قلمون کو ایک بے لگام گھوڑے کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہی اور اپنے آپ کو مسلمان قرار دیکر یہ نہین خیال کیا جاتا کہ ہمارے اقوال اور تحریرات سے کتاب اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان ہر دو کی پاک تاثیرات کی عظمت برقرار رہتی یا جاتی ہے کاش خدا تعالے تم کو سمجھ دے اور تم اپنے نیک اعمال سے اس قابل ہو کہ وہ تم کو سمجھ دلوے اور تم جانو کہ کس قدر گناہ اور کفر عظیم ہے جو ایک بیجا عداوۃ تم سے اپنے پاک مذہب اسلام کے بارے مین کروا رہی ہے ✦

(۳) جو کچھ فیصلہ عدالت نے کیا ہے اور جسکو اختصاراً ذکر کر دیا گیا ہے اس پر محققانہ نظر کرنے سے انسان اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ اس کا ایک ... حصہ حضرۃ مرزا صاحب کے مفید مطلب ہے اور ان تمام پیشگوئیون کو پورا کرتا ہے جو کہ قریب ایک سال ... کی گئی تھین یہان پر اس کا مفصل ذکر نا چونکہ قبل از وقت ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے وقت پر چھوڑتے ہین ✦

ہم اپنے ناظرین کی تسلی کے لئے یہ لکھنا بھی ضروری خیال کرتے ہین کہ بعض عظیم الشان کامیابیون کا ابتدا خفیف اور چھوٹی چھوٹی ظاہری ناکامیون سے ہوا کرتا ہے اور وہ بھی ایک ظاہر پرست کی آنکھ مین ناکامی ہوتی ہے ورنہ اصل مین بذات خود وہی ایک بڑی فتح اور نصرت ہوا کرتی ہے اس کی نظیر ہمین زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی ملتی ہے کہ جب آپ عمرہ کرنے کے لئے مکہ تشریف لے چلے تو مشرکین نے حدیبیہ پر آپکو روک دیا اور اس بات پر فیصلہ ٹھہرا کہ اگلے سال آپ عمرہ کرین اور اور دوسری شرائط بھی اس قسم کی تھین جن سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آنحضرۃ صلعم نے دبکر صلح کرلی۔ اور اکابر اصحاب کو اس سے ابتلا پیش آیا۔ لیکن چونکہ یہی صلح جو کہ بظاہر ناکامی کی صورت رکھتی تھی ایک بڑی کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی تخم ریزی تھی اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کو اس سے بہت فائدہ پہونچا تھا خدا تعالے نے اس کا نام فتح مبین رکھا۔ اس لئے اس وقت بھی جلدباز دشمنون کے شور و غل اور ان کی ہا ہا پر کبھی توجہ نہ کرنی چاہئے ان کی خوشیان جھوٹی خوشیان ہین جو کہ بہت جلد فنا ہو کر ان کے موہنون پر ندامت کی سیاہی ملین گی۔ بلکہ خدا تعالی کی باریک در باریک مصالح پر نظر ہونی چاہئے کہ جس نے اپنے فضل عظیم سے ایمان کے جامہ کو ہمارے زیب تن کیا ہے اور ہمین توفیق عطا فرما کر اپنے مرسل اور مامور کی معیت اور اس کی قبولیت کا شرف دیا ہے۔

دشمنون کی یہ جلد بازی اور غل غپاڑا اور ہماری طرف سے صبر اور استقلال اور انجام پر نظر یہی وہ امور ہین جو کہ ہمین دوسرون سے متمیز کراتے ہین ورنہ اگر جلدباز دشمنون کے مقابلہ پر ہم بھی جلدبازیان کرین اور وہ م بحیثیت ایک مومن کے ہماری نظران باریک در باریک مصالحہ پر بھی ہونی چاہئے جو کہ خدا تعالے نے اپنے ایسے افعال مین رکھے ہوئے ہوتے ہین اور وہ انہی کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہے عسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم۔ وعسی ان تحبو شیئا وھو شر لکم۔ اس تحریر کے بعد میری نظر مین اب کوئی ضرورت باقی نہین رہتی کہ اس مقدمہ کے متعلق مخالف اخبار نویسون یا تمام لوگون کی اظہار رائے پر توجہ کی جاوے۔ مگر تاہم انشاءاللہ ایکدوا آرٹیکل ...

البدر کے للٰہی خریدار

میرے ایک افریقہ کے دوست سید غلام محمد صاحب احمدی ہیڈ کلارک سب کمشنر آفس ضلع لسوگا یوگنڈا پروٹکٹوریٹ نے ماہ ستمبر مین البدر کے دس نسخہ اس طرح سے خریدے تھے کہ ان کے اخراجات پر دس اخبار دس ایسے احباب کے نام جاری کئے جاوین جو خریداری کی استطاعت نہین رکھتے چنانچہ اس ترمیم سے کہ اگر بجائے دس کے بیس خریدار ایسے ہو جاوین کہ جو نصف قیمت اخبار خود ادا کرین اور نصف سید صاحب کے عطیہ سے وصول ہو جاوے تو اشاعت بھی بڑھ جاوے گی اور بجائے دس کے بیس صاحب سید صاحب کے ذریعہ مستفید ہو سکین گے ان خریدارون کی تلاش کی گئی تھی اب تک جس قدر ایسے خریدار پیدا ہوئے ان مین سے بعض تو نصف قیمت ادا کرتے ہین اور بعض کے نام بلا قیمت اخبار جاری ہے۔ اور جو رقم سید صاحب موصوف کی طرف سے ہمین وصول ہوئی اس مین سے ابھی ۵ روپے باقی ہین کہ جس کے ذریعہ سے نصف نصف قیمت پر سات خریدارون کے نام اور پوری مفت قیمت پر ۳ خریدارون کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ فروری کے آخر تک اس قسم کی کل درخواستین آجانی چاہئین خدا تعالی سید صاحب موصوف کو اس نیک عمل کی جزائے خیر عطا کرے اور ہمارے دوسرے ذی وسعت احباب کو بھی اس کی تحریک ہو تاکہ البدر کی اشاعت کا مطلوبہ نمبر جلد پورا ہو اور کارخانہ استحکام پکڑے ✦

طاعون کا دردناک نظارہ

شہر سیالکوٹ سے ایک خط کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک گھر مین کل ۱۲ آدمیون کا کنبہ تھا ان مین سے ۴ آدمی تو ایک ہی دن ایک ہی وقت مین طاعون سے ہلاک ہوئے اور ایک ہی وقت مین ان کے جنازہ گھر سے نکلے پھر اس کے بعد ہر روز دو دو یا شاید تین تین مرتے رہے اور اسطرح سے مر گئے اور آخر کار دو بچے باقی رہ گئے

راولپنڈی مین پھر طاعون کی خبر سنی گئی ہے۔

بٹالہ اور گورداسپور مین طاعون کا زور ہو گیا ہے۔

مقدمہ ... کے انتقال کی درخواست ڈپٹی کمشنر صاحب نے نامنظور کی ہے غالباً اس کی چارہ جوئی چیف کورٹ مین کیجاویگی

۲۶ جون ۱۹۰۳ء ۸ ؍ اگست ۱۹۰۳ء

سید نظام الدین صاحب مدراسی آصف نگر

۲۶ ماہ جون ۱۹۰۳ء کو البدر کے ناظرین پر یہ امر واضح ہوگا کہ جیسا ذکر ہے کہ صاحب مذکور الصدر کا نام و پتہ حضرۃ مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو خواب میں بتلایا گیا تھا۔ اس پر مفتی صاحب نے ایک کارڈ آپ کے نام ڈالکر اس رویا کی حقیقت کا انکشاف چاہا سید صاحب کا پتہ مفصل تو معلوم نہ تھا مگر توکل علی اللہ جس مقام کا نام بتلایا گیا تھا وہی لکھکر ڈاک میں ڈالدیا گیا اور صرف اس قدر مضمون لکھا کہ اگر آپ کو یہ کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرماوین اس مین ایک راز ہے اور پھر دوسرے دن ایک اور کارڈ ڈالا گیا اور خواب بھی لکھدیا۔ ایک ماہ تک کچھ جواب نہ آیا کچھ دن زیادہ گذرے تھے کہ دوسرا کارڈ واپس آیا جس پر بہت ڈاک خانہ کی لگی ہوئی تھین جس سے پتہ لگتا تھا کہ محکمہ ڈاک نے تلاش مکتوب الیہ مین بہت کوشش کی ہے مگر چند روز بعد جو پہلا کارڈ ارسال کیا تھا اس کا جواب آگیا اور معلوم ہوا کہ سید صاحب مدراس سے آصف نگر حیدرآباد مین مقیم ہین پھر اس کے بعد سید صاحب موصوف کے دو خط مشتمل بر رویا و کشوف آئے جن مین آپکو حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپکے منجانب اللہ ہونے کے بارے مین اللہ تعالےٰ سے اطلاع پائی تھی وہ رویا اور کشوف ۲۶ ؍ جون ۱۹۰۳ء اور ۲۴ ؍ اگست ۱۹۰۳ء کے اخبار البدر مین زیر عنوان کشفی شہادت و عالم خواب درج ہین وہان ملاحظہ کرلئے جاوین۔

۷ ؍ جنوری ۱۹۰۴ء کو سید صاحب کو رویا مین یہ دکھلایا گیا کہ آپ حالت نزاع مین ہین کہ حضرۃ مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا کہ اس اثناء مین آنکھ کھل گئی اس کی تفسیر سید صاحب کے ذہن نشین یہ ہوئی کہ اب مجھے حضرۃ امام الزمان کی بیعت کرنی چاہیے۔ چنانچہ آپ اسی لئے ایک ماہ کی رخصت لیکر قادیان کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ کی شدائد و مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے ۲۰ جنوری کو یہان پہونچے اور ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی عزت حاصل کی اور گذشتہ ہفتہ مین واپس حیدرآباد دکن تشریف لے گئے تھے۔ مگر راستہ سے بوجہ علالت طبع واپس آگئے

ایسے احباب کے وجود کہ جن کو خداتعالےٰ اون کے ذاتی یا نسبی رشد کی وجہ سے محض اپنے فضل سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور خود دستگیری فرماکر ایک صادق من اللہ کی

تعدد ازدواج کی جماعت کو تاکید

مفتی فضل الرحمن صاحب احمدی قادیانی نے ذیل کے ملفوظات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجھے پہونچائے ہین ۲۴ ؍ ستمبر ۱۹۰۳ء کی علی الصباح کو جب مفتی صاحب موصوف نے حضرۃ حکیم مولوی نورالدین صاحب کے ہان فرزند ارجمند کی ولادۃ کی خبر حضرۃ امام الزمان ع کو گورداسپور مین جاکر پہونچائی۔ تو آپنے فرمایا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس سے پیشتر مولویصاحب کو اولاد کا بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبد القیوم رکھا جاوے

پھر فرمایا۔

کہ میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کرین اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھاوین مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویون کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کرین تاکہ اُسے تکلیف نہو۔ دوسری بیوی ــ پہلی بیوی کو اسی لئے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری غور و پرداخت اور حقوق مین کمی کی جاوے گی مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ عورتین اس بات سے ناراض ہوتی ہین مگر مین تو یہی تعلیم دونگا ہان یہ شرط ساتھ رہے گی کہ پہلی بیوی کی غور و پرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہونا اور دوسری سے اُسے زیادہ خوش رکھا جاوے ورنہ ایسا نہ ہو کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ عیسائیون کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور بعض دفعہ پہلی بیوی کو زہر دیکر دوسری کی تلاش سے اسکا ثبوت دیا ہے۔ یہ تقوےٰ کی عجیب راہ ہے۔ مگر بشرطیکہ انصاف ہو اور پہلی کی نگہداشت مین کمی نہ ہو ؁

الحمد للہ کہ اس پیغام رسان ایڈیٹر کا اس پر اول سے ہی عمل درآمد ہے ؁

معیت کا فخر بخشتا ہے اہل بصیرت کے لئے عظیم الشان نشان ہین اگرچہ اس وقت کے کور باطن اور شب پر چشم منکر اور مخالف ان سے فائدہ نہ اُٹھاوین لیکن انہی مین سے اکثرون کی آئندہ نسل ان نشانات الٰہی سے فائدہ اُٹھاوے گی ؁

گذشتہ ماہ مین اور اس سے پیشتر چند نظمین دفتر البدر مین بعض محبان حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے وصول ہوئی ہین ان اصحاب

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی جس مین ایک کتاب بھی ارسال ہوتی ہے عگر ہندوستان سے باہر غارن ممالک کے لئے ۶ ؍ قادیان مین پیشگی قیمت عہ بیرونجات کے احباب اگر بلا تقاضا قیمت خود ارسال کردیوین تو ۲ ؍

(۲) بعض احباب ایکدو ماہ پر ادائیگی قیمت چندہ پر اخبار جاری کرواتے ہین اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کرین گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا ؁

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت مین کہ اس مقام یا ان کے گرد و نواح مین وہ نمبر پہونچگیا ہو ان کو چاہیے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیدین دیر سے اطلاع دینے مین اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال

(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہیئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملین بعد ازان بشرط موجودگی وہ فی نمبر ار کے حساب سے دئیے جاوین گے۔

(۵) ہرحال مین جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ اگر بعض استفسارون یا شکایتون کے جواب نہ ملین تو کارخانہ معذور ہو

(۶) خط و کتابت مین چٹ کے نمبر کا ضرور حوالہ دینا چاہیئے اور ۱۹۰۴ء مین کچھ تغیر و تبدل نمبرون مین ہوا ہے اس لئے اپنے اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیوین ؁

بعض احباب کی خدمت مین سر الشہادتین اور قول الصحیح وی پی نہین کئے گئے لیکن پہونچا دئے گئے ہین اس لئے ان کی خدمت مین التماس ہے ہر ایک نسخہ کی قیمت فی نسخہ ار کے حساب سے معہ محصول ڈاک۔ دفتر البدر مین پہونچا دیوین

تاکید ہے (مینیجر)

گئے۔ تحریر کیا تھا کہ محض شوق کے ولولہ نے یہ ترتیب الفاظ مین دلوائی ہے ورنہ بذات خود ہم شاعر نہین ہین اسلئے اظہار محبت کے لئے ان کو ضرور درج اخبار کردیا جاوے چونکہ وہ نظمین قابل اصلاح نہین اس لئے درج اخبار نہین ہوئین محبان صادق اس سے ملول نہ ہون خداتعالےٰ ان کی نیت اور محبت صادق کی انکو جزا دیگا (مینیجر)